۵۔ مفاداتی گروہ کیا ہیں اور یہ کیسے غیر سرکاری تنظیموں سے مختلف ہیں؟

۶۔ شہریوں کی فلاح اور جمہوریت کیلئے سول سوسائٹی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سیاسی تنظیموں کا کردار بیان کریں؟

۷۔ رضا کاری کی تعریف کریں اور پاکستان میں رضا کاری کی اہمیت پر بحث کریں؟

عملی سرگرمیاں:

سرگرمی نمبر۱۔ جمہوری معاشرہ میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت پر تقریری مقابلہ منعقد کریں۔

سرگرمی نمبر۲۔ سول سوسائٹی، مفاداتی گروہوں اور غیر سرکاری تنظیموں پر سوال وجواب کی نشست کا اہتمام کریں۔

سرگرمی نمبر۳۔ میڈیا کی آزادی پر ایک مباحثہ منعقد کریں۔

NOT FOR SALE

باب ۸

اِنسانی اقدار کا فروغ
(Development of Human Values)

NOT FOR SALE

تدریسی مقاصد:

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ مساوات، دادرسی اور عدم مساوات کی تعریف کر سکیں۔
۲۔ پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کے اقسام کی نشاندہی کر سکیں۔
۳۔ پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کی وجوہات بیان کر سکیں۔
۴۔ پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کی اثرات کی شناخت کر سکیں۔
۵۔ اُن گروہوں کی نشاندہی کر سکیں جن کو مقامی اور قومی سطح پر اِمتیازات کا سامنا ہے۔
۶۔ معاشرہ میں دادرسی کے فروغ کے طریقوں کی نشاندہی کر سکیں۔
۷۔ اِمتیاز، تفریق اور سٹیریوٹائپ کی تعریف کر سکیں۔
۸۔ تفریق اور سٹیریوٹائپ کے اِمتیازات میں بدل جانے کے عمل کی نشاندہی کر سکیں۔
۹۔ پاکستانی معاشرہ میں نا اِنصافیوں کی نشاندہی کر سکیں۔
۱۰۔ ہماری زندگی میں موجود اِمتیازی سرگرمیوں کی نشاندہی کر سکیں۔
۱۱۔ اِنصاف کے لوازمات کی نشاندہی کر سکیں۔
۱۲۔ ایسی سرگرمیوں کی تجاویز دے سکیں جو مقامی، ملکی اور عالمی سطح پر انصاف کا سبب بن جائیں۔

اِنسانی اقدار
(Human Values)

وہ تمام چیزیں جو زندگی میں اہمیت حاصل کریں وہ ہماری اقدار بن جاتی ہیں۔ اقدار معاشرہ کی پیداوار ہیں اور معاشرہ میں رہتے ہوئے اقدار فروغ پاتی ہیں۔ ان کا انحصار معاشرہ کی ساخت اور ثقافت پر ہے۔ ہر معاشرہ میں مختلف ثقافتیں ہوتی ہیں اسلئے ہر معاشرہ میں اقدار بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اقدار وہ معاشرتی اُصولِ حیات ہیں جو معاشرتی زندگی کا لازمی جز ہیں۔ ایک معاشرہ جن اُصولوں پر قائم ہوتا ہے اور انہیں اُصولوں کی روشنی میں چلتا ہے وہی اُصول اقدار کہلاتے ہیں۔ ہم اپنی زندگیوں میں کئی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور کئی چیزیں اچھی طرح بیان کر سکتے ہیں یہی اقدار ہوتے ہیں۔ بحیثیت معاشرہ چیزوں کا پسند کرنا، چیزوں کا انتخاب کرنا اور اچھے نظریات رکھنا وغیرہ اقدار ہیں۔ ہر معاشرہ کے اقدار مختلف ہوتے ہیں مثلاً اِسلامی معاشروں میں خواتین کا پردہ پسند کیا جاتا ہے لیکن مغربی معاشروں میں ناپسند کیا جاتا ہے۔ اِس کے دو اہم اقسام سماجی اقدار اور ثقافتی اقدار ہیں۔ بعض اقدار معاشروں میں وراثتی طور پر پائے جاتے ہیں جبکہ کئی سماجی و ثقافتی تغیر کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اقدار فراہم کرنے والے اِداروں میں خاندان، معاشی اِدارے، سیاسی اِدارے، مذہبی اور تعلیمی اِدارے شامل ہیں۔ قدرِ طاقت سیاسی اداروں سے، قدرِ دولت معاشی اِداروں سے، قدرِ اُلفت خاندانی اِداروں سے اور قدرِ مہارت و روشن دماغی تعلیمی اِداروں سے حاصل کی جاتی ہے۔

پاکستانی معاشرہ کے اہم اقدار یہ ہیں: عقیدہ اسلام، تحفظِ زندگی، قومی جھنڈے و ترانے کا اِحترام، والدین، خواتین، اساتذہ و علمائے کرام کا احترام، سخاوت، مظلوموں پر رحم، سچائی، قومی لباس کا اِستعمال، قرآن پاک کا اِحترام اور عربی رسم الخط کا اِحترام وغیرہ۔

NOT FOR SALE

مساوات، عدل اور عدمِ مساوات
(Equality, Equity and Inequalities)

مساوات (Equality)

مساوات سے مراد اِنسانوں کی مساویانہ حیثیت ہے۔ جب ہر فرد کو دوسرے فرد کی طرح یکساں سلوک اور حقوق قانون کے مطابق حاصل ہوں تو یہ مساوات ہے۔ اِنسانی مساوات ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کیونکہ تمام اِنسان مساوی پیدا ہوتے ہیں۔ عمرانی معاہدہ کے علمبردار فلسفی جان لاک کا کہنا ہے کہ اِنسان ہر لحاظ سے مساوی ہیں۔ اِنسانی قطار میں ہر ایک اِنسان کی قدر و قیمت یکساں ہے خواہ وہ قطار میں کہیں بھی کھڑا ہو اور اُسکی عمر، جنس، معاشرتی حیثیت، رنگ و نسل وغیرہ کچھ بھی ہو۔ اِسلام اِنسانی مساوات پر بہت زور دیتا ہے۔ سورۃ الحجرات میں ارشادِ ربانی ہے کہ "اے اِنسانو! بے شک ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر قوموں اور قبائل میں پہچان کی خاطر تقسیم کیا۔ تم میں خدا کے نزدیک وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔" حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے جو خطبہ پیش کیا اُس میں اِنسانی مساوات کی تاکید کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے؛ تمہارا رسول ایک ہے؛ سب اِنسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں اور حضرت آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا سچا بھائی ہے۔ عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی، کالے کو گورے اور گورے کو کالے پر کوئی برتری نہیں۔ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلام کو کھلاؤ اور جو خود پہنو اپنے غلام کو پہناؤ۔" دُنیا بھر کی مہذب اقوام نے اپنے اپنے دساتیر میں اِنسانوں کی مساوی حیثیت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اقوامِ متحدہ کے اِنسانی حقوق کے عالمی منشور میں بھی اِنسانی مساوات کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔

عدل (Equity)

عدل دوسروں کے ساتھ اِنصاف اور غیر جانبدارانہ سلوک کو کہا جاتا ہے۔ یہ ایک منصفانہ اِحساس کا نام ہے۔ قانون میں عدل سے مراد وہ فیصلہ ہوتا ہے جو کسی جرم کی سزا کیلئے عدالت اپنی طرف سے منصفانہ اِحساس کے ساتھ کرتا ہے۔ ایڈوانس آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق عدل سے مراد اُصولِ معدلت جس سے قانون کی کوتاہی کی

NOT FOR SALE

اِصلاح کی جاتی ہے۔اسے غیر جانبداری، دادرسی اور حق و انصاف کے معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔حم پریکٹیکل ڈکشنری کے مطابق عدل عام عقل کی رو سے اِنصاف کو کہا جاتا ہے۔کتابستان ڈکشنری کے مطابق عدل سے مراد''اُن مقامات پر استعمال ہونے والے اِنصاف کے وہ اُصول جہاں قانون خاموش ہو۔

عدم مساوات (Inequality)

عدم مساوات سے مراد انسانوں کی حیثیت میں فرق کرنا ہے۔افراد یا اِنسانی گروہوں میں سماجی یا معاشی اور فرقہ ورانہ بنیادوں پر فرق کرنا عدم مساوات ہے۔معاشرتی ،نسلی ،لسانی یا اِقتصادی بنیادوں پر غیر مساویانہ مواقع یا سلوک کو بھی عدم مساوات کہا جاتا ہے۔مساوی نہ ہونے کی حالت کو عدم مساوات کہا جاتا ہے۔

پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کی اقسام
(Kinds of Inequalities in Pakistani Society)

پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کو درجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

ا۔ سماجی عدم مساوات (Social Inequalities)

عدم مساوات کی پہلی قسم معاشرتی سطح پر مساوات کا فقدان ہے۔ہمارے معاشرہ میں اِنسان کئی طبقات میں تقسیم ہیں۔ذات پات کی بنیاد پر تقسیم، پیشوں کی بنیاد پر تقسیم اور لسانی یا نسلی بنیاد پر تقسیم وغیرہ۔ پاکستان میں اِنسانی مقام کا تعین اِنسان کی ذات اور پیشے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ایک بڑا زمیندار اور مالکِ جائیداد بمقابلہ کسان، کاشتکار اور مزدور کار۔اِس طرح لسانی و نسلی بنیاد پر تقسیم یعنی پنجابی ،سندھی ،پختون ،سرائیکی، بلوچ اور مہاجر وغیرہ۔ان نسلی ولسانی ،پیشہ ورانہ اور ذات پات کی بنیادوں پر گروہوں کو شدید پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا ہے۔یہ لوگ ایک خطرناک عدم مساوات کا شکار ہیں۔اِس کے علاوہ سماجی رتبہ کی بنیاد پر اِنسانوں میں اِمتیازات روا رکھے جاتے ہیں۔اِقتصادی ،سیاسی ،جسمانی اور معاشرتی طور پر خوشحال لوگوں کو برتری حاصل ہے۔

NOT FOR SALE

۲۔ معاشی عدم مساوات (Economic Inequalities)

پاکستانی معاشرہ میں اِقتصادی طور پر دو اہم طبقات یعنی امیر اور غریب موجود ہیں۔امیروں کی تعداد محدود ہے لیکن ملکی وسائل پر ان لوگوں کا قبضہ ہے اور امیر امیر تر ہوتے جارہے ہیں۔غریب ا[illegible]یت میں ہیں لیکن روز بروز غریب تر ہوتے جارہے ہیں۔غریب زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔غریبوں کا اُنکی غربت کی بنیاد پر امیر طبقے کی طرف سے اِستحصال ہوتا آرہا ہے۔بے روزگاری اور مہنگائی نے غریبوں کا جینا حرام کردیا ہے۔ان کو دو وقت کی روٹی نصیب نہیں ،صحت کے مسائل سے دوچار ہیں اور بے پناہ مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔دوسری جانب امیر طبقہ عیش وعشرت کی زندگی گزار رہا ہے۔

۳۔ عدم مساوات بہ لحاظِ جنس (Inequalities on the Basis of Sex)

پاکستان میں جنسی بنیادوں پر عدم مساوات موجود ہے۔مرد کو عورت پر زندگی کے تمام شعبوں میں بالادستی حاصل ہے یعنی ہمارا معاشرہ مرد بالادست (Male Dominated) معاشرہ ہے۔یہاں خواتین کو دوسرے درجے کا شہری سمجھا جاتا ہے۔جنسی بنیادوں پر خواتین کا اِستحصال کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر پاکستان کے دیہی علاقوں میں خواتین کی تعلیم و تربیت کو اہمیت نہیں دی جاتی۔گھریلو و دیگر معاملات میں اُن کی رائے نہیں لی جاتی۔بیٹے کی پیدائش پر جشن جبکہ بیٹی کی پیدائش پر خاموشی بلکہ سوگ کا عالم ہوتا ہے۔سماجی نظام کا محور مرد کو سمجھا جاتا ہے۔خواتین کو باپ کے وراثت میں جائز حصہ نہیں دیا جاتا۔اکثر علاقوں میں انہیں رائے دہی کے حق سے محروم رکھا جاتا ہے اور اگر عورت یہ حق استعمال بھی کرے تو اپنی مرضی سے نہیں بلکہ مرد کے ہدایات کے مطابق۔ہمارے معاشرے میں خواتین کے ساتھ عدم مساوات کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔اِس طرزِ عمل سے خواتین میں اِحساسِ کمتری اور محرومیت پائی جاتی ہے۔یہ عدم مساوات اِنسانیت، اخلاقی ضابطوں اور مذہب اِسلام کے خلاف ہے۔

NOT FOR SALE

۴۔ سیاسی عدم مساوات (Political Inequalities)

پاکستان میں سیاسی طور پر بھی عدم مساوات موجود ہے۔ ملک کا اقتصادی طور پر خوش حال طبقہ سیاست پر بھی قابض ہے۔ حاکم اور محکوم کے درمیان خلیج موجود ہے۔ عوامی نمائندے انتخاب کے بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ سیاست چند خاندانوں کی میراث ہے۔ سیاسی طور پر پچھلے ہوئے طبقات کا استحصال کیا جاتا ہے۔ چند مفاد پرست، موقع پرست، موقع شناس اور موسمی لوگ اور سیاست دان حاکموں کے گرد گھیرا ڈالتے ہیں اور ذاتی مفادات حاصل کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں بھی مساوات، جمہوریت، عوامی نمائندگی اور عوامی حقوق کے نام پر اقتدار تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اپنے مفادات کیلئے غریبوں کو کچلا جاتا ہے۔ سیاست میں تشدد کا عنصر غالب ہے۔

۵۔ مذہبی عدم مساوات (Religious Inequalities)

مذہبی لحاظ سے بھی پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ اقلیتوں کو وہ مقام حاصل نہیں جن کے وہ حقدار ہیں۔ اسلام کے اندر بھی بہت سارے فرقے بنائے گئے ہیں جو ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتے۔ یہ فرقہ پرستی مذہبی عدم مساوات کا سبب ہے۔ ایک ہی مذہب کے لوگ کئی نظریوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ کوئی روایت پسند ہے تو کوئی ترقی پسند، کوئی انتہا پسند ہے تو کوئی رواداری اور برداشت کا قائل۔ اس طرح مسلمان مخالفانہ گروہوں میں تقسیم ہیں اور عدم مساوات نظر آتی ہے۔ اس وقت ملک مختلف گروہوں میں تقسیم نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ کچھ ہماری غلطیاں اور کچھ بیرونی سازشیں ہیں ان سازشوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔

پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کی وجوہات
(Causes of Inequalities in Pakistani Society)

پاکستان میں عدم مساوات کے کئی اہم وجوہات ہیں جن میں اہم ترین اسباب کا تفصیلی جائزہ کچھ یوں ہے:

۱۔ انسانی نفسیات (Human Psychology)

یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان کو دیگر لوگوں پر غلبہ اور فوقیت حاصل ہو۔ انسان جتنا کچھ حاصل کر بھی لے

NOT FOR SALE

تب بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ جستجو خوب تر انسانی نفسیات کا غالب حصہ ہے۔ ہر فرد معاشی، ثقافتی، معاشرتی، سیاسی اور مذہبی برتری اور بالادستی کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس طرح وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ دیگر لوگ اُس سے ادنیٰ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ انسانی خواہش طبقاتی زندگی کا سبب بنتا ہے۔ پاکستانی معاشرہ میں بھی انسانی عدم مساوات کا ایک اہم سبب انسانی نفسیات ہے۔

۲۔ طبقاتی زندگی (Class Life)

پاکستان میں دو معاشی طبقے ہیں یعنی امیر اور غریب۔ امیروں کی تعداد کم ہے لیکن ان لوگوں کو ملکی وسائل پر قبضہ اور اجارہ داری قائم ہے۔ اکثریت غریب ہے اور ان میں بہت سے لوگوں کو زندگی کی بنیادی سہولیات میسّر نہیں۔ غرباء کو تعلیم، صحت، روزگار اور رہائش جیسے اہم مسائل کا سامنا ہے۔ یہی طبقاتی زندگی عدم مساوات کا سبب ہے۔

۳۔ مذہبی عدم رواداری (Religious Intolerance)

ایک اور اہم سبب مذہبی عدم برداشت، عدم رواداری اور عدم قبولیت ہے۔ ایک فرقہ یا گروہ دوسرے گروہ، فرقہ یا مکتبہ فکر کو برداشت کرنے کا روادار نہیں۔ اس طرح معاشرہ مذہبی گروہوں میں تقسیم ہے اور عدم مساوات قائم ہے۔ پاکستان میں بدقسمتی سے دین کا صحیح فہم نہ ہونے کی وجہ سے مختلف گروہوں میں اختلافات بڑھ رہے ہیں بعض اوقات شازشی عناصر ان اختلافات کو ہوا دے کر امن و امان کا مسئلہ پیدا کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان گروہوں میں تقسیم مذید گہری ہوتی جارہی ہے اور معاشرہ تقسیم ہوتا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو صحیح اور دوسرے کو غلط سمجھ رہا ہے۔ اس طرح ملک میں مذہبی بنیادوں پر بھی عدم مساوات ہے۔

۴۔ جہالت اور روایت پسندی (Illetracy and Traditionalism)

عدم مساوات کے خاتمہ یا کم کرنے کیلئے تعلیم کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں شرح خواندگی نصف سے بھی کم ہے۔ لہٰذا ان مسائل میں کمی آنے کی بجائے ان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ملک کا

NOT FOR SALE

ہر نظام عدم مساوات کی اساس پر قائم ہے۔ روایت پسندی بھی مساوات کو یقینی بنانے میں بڑی اور اہم رکاوٹ ہے۔ ایک طرف روایت پسند اور دوسری طرف روشن خیال اور ترقی پسند۔ اِس طرح جہالت اور روایت پسندی انسانی عدم مساوات کا سبب ہیں۔

۵۔ سیاسی اجارہ داری اور حقوق سے عدم واقفیت:
(Political Monopoly and Unawareness of Rights)

ملک میں چند لوگوں، خاندانوں اور گروہوں کی سیاسی اجارہ داری قائم ہے۔ ہر شہری کو مساوی حیثیت حاصل نہیں۔ شاید الفاظ کی حد تک مساوات ہو لیکن عملی طور پر قطعاً مساوات نہیں۔ عام آدمی کیلئے سیاسی قائد اور نمائندہ بننے کے دروازے بند ہیں۔ آج بھی ملک سیاسی طور پر اُس طرح آزاد نہیں جیسا کہ آزاد ہونا چاہیئے۔ حاکم اور محکوم کا تصور قائم ہے۔ چند مخصوص لوگ اقتدار کے ایوانوں پر قابض ہوتے ہیں۔

۶۔ انسانی استحصال (Human's Exploitation)

پاکستان میں انسانی استحصال مختلف اشکال میں موجود ہے۔ معاشی میدان میں، سیاسی میدان میں، مذہبی میدان میں اور معاشرتی میدان میں سرمایہ دار اور بااختیار طبقہ غریب، لاچار اور بے اختیار طبقے کا استحصال کر رہا ہے۔ یہی استحصالی انداز عدم مساوات کی اہم وجہ بھی ہے۔ صنعت، زراعت، تعلیم اور روزگار وغیرہ کے میدانوں میں استحصال دیکھنے میں آتا ہے۔ ایسے حالات میں کوئی باشعور انسان مساوات کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

۷۔ سیاسی عدم استحکام (Political Instability)

پاکستان میں سیاسی شعور اور سیاسی ثقافت کی کمی، جہالت، بے روزگاری، مہنگائی، طبقاتی سماجی نظام، غیر موثر قیادت اور سیاسی جماعتوں، میڈیا کے جانبدارانہ کردار، فوج کی سیاست میں مداخلت کے رُجحان اور ایسے دیگر کئی اور وجوہات کی وجہ سے سیاسی عدم استحکام موجود ہے۔ حکومتوں کی توجہ ہمیشہ سیاسی استحکام پر مبذول رہی ہے۔ اس طرح انسانی مساوات کو یقینی بنانے اور اس مقصد کیلئے ضروری قانون سازی کی طرف کوئی

NOT FOR SALE

خاص توجہ نہیں دی گئی۔ اِس عدم مساوات میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔

۸۔ جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام (Feudalism and Capitalism)

بدقسمتی سے پاکستان میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا راج ہے۔ سیاسی اِداروں، حکومت اور سیاسی جماعتوں میں ان لوگوں کی اِجارہ داری ہے۔ اٹھارہ کروڑ سے زائد عوام میں اکثریت نچلے اور درمیانی طبقات کی ہے۔ ان کی تقدیروں کے فیصلے یہی جاگیردار اور سرمایہ دار کرتے ہیں اور اپنے مفادات کی روشنی میں کرتے ہیں۔ قومی وسائل پر ان اُمراء کا قبضہ ہے۔ غریب اور امیر کے درمیان خلیج واقع ہے۔ عام لوگوں اور جاگیرداروں و سرمایہ داروں کی آواز ایک جیسی نہیں بلکہ اُمراء فیصلہ کن کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ رُجعت پسند ہوتے ہیں اور ردِّعمل میں غریب اور نچلے ہوئے لوگ ترقی پسند ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کسی قسم کی تبدیلی نہیں چاہتے کیونکہ تبدیلی ان کی مفادات کے خلاف جبکہ غریبوں اور محنت کشوں کے حق میں ہوتی ہے۔ اِس طرح ایک خطرناک عدم مساوات وجود پذیر ہوتی ہے۔

پاکستانی معاشرہ میں عدم مساوات کے اثرات
(Impacts of Inequalities in Pakistani Society)

پاکستانی سماج میں عدم مساوات کئی دیرپا اثرات کا موجب بنا ہوا ہے اور ان میں اہم اثرات درجہ ذیل ہیں:

ا۔ محرومیت اور مایوسی (Deprivation and Despair)

عدم مساوات کی وجہ سے افراد، گروہوں اور قومیتوں وغیرہ میں اِحساسِ محرومی اور مایوسی نے جنم لیا ہے۔ یہ صورتِ حال پاکستان کی سلامتی، یکجہتی اور ترقی کیلئے اِنتہائی خطرناک ہے۔ محروم لوگ پھر قومی اِتحاد کی بجائے اپنے انداز میں سوچتے ہیں اور یہی سوچ بغاوت کا سبب بھی بنتی ہے۔ عدم مساوات کے شکار لوگ پاکستان میں اپنے آپ کو دوسرے درجے کے شہری تصور کرتے ہیں منفی سرگرمیوں کا حصہ بنتے ہیں جس کا ملکی ترقی پر منفی اثر پڑتا ہے۔ یہ لوگ دل جمعی، حُب الوطنی، جذبے اور دیانت سے

کام نہیں کرتے۔ یہی لوگ غیر قانونی راستے اختیار کرتے ہیں اور اس طرح دیگر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ ملکی سالمیت کا مسئلہ (Problem of Integrity)

عدم مساوات کی وجہ سے علاقائیت اور صوبائیت کا غلبہ فروغ حاصل کرتا ہے۔ ملک کی جگہ علاقائی اور صوبائی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا گیا۔ اُن کو عددی برتری کے باوجود مناسب مقام نہیں دیا گیا اور اُن کے شکوک وشبہات کے خاتمے کی بجائے اِسے مزید ہوا دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی پاکستانیوں کی محرومیت کی وجہ سے ملک دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ اس وقت بھی معاشی اور سیاسی محرومیت خطرناک صورت حال اختیار کرسکتی ہے۔ حکومت نے اصلاحات، ساتویں قومی مالیاتی ایوارڈ اور اٹھارویں آئینی ترمیم کے ذریعے علاقائیت اور صوبائیت کے مسئلے کو بڑی حد تک حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس وقت عدم مساوات کی وجہ سے بلوچستان کے عوام کو عدم برابری کا شکوہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے نظام میں انہیں مساویانہ حیثیت حاصل نہیں۔ آئینی ترامیم اور اصلاحات کے ثمرات تا حال بلوچستان میں نہ پہنچ سکے۔ اس طرح اگر اس مسئلے کو فوری اور بھرپور توجہ نہیں دی گئی تو ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے قبائلی علاقے بھی محرومیت کا شکار ہیں اور اکثر قبائلی علاقوں میں حکومت کی عمل داری برائے نام رہ گئی ہے جو ملکی سلامتی کیلئے ایک سنگین خطرہ ہے۔

۳۔ طبقاتی نظام (Class System)

عدم مساوات کی وجہ سے پاکستان میں طبقاتی نظام کا شکار ہوا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں نہ صرف طبقات بلکہ مخالفانہ طبقات کی جھلک نظر آتی ہے۔ مذہبی پہلو ہو، سیاسی، اقتصادی یا معاشرتی پہلو ہر جگہ طبقاتی نظام موجود ہے۔ ان طبقات کے مفادات متضاد ہیں۔ ایک طرف محروم طبقہ اور دوسری جانب خوشحال اور آسودہ حال طبقہ ہے۔ ان طبقات کے درمیان نفرتوں کے خلیج ترقی کے عمل اور ملکی استحکام پر غیر صحت مند انداز میں اثر انداز ہیں۔

NOT FOR SALE

۴۔ سیاسی عدم استحکام (Political Instability)

عدم مساوات اور امتیازات وغیرہ کا سیاسی نظام کی صحت پر بھی اثر ہوتا ہے۔ لوگوں کی اکثریت وسائل اور سہولیات کے فقدان کی وجہ سے معاشی تنگدستی میں گرفتار ہے۔ سیاسی بے چینی اور غیر موثر حکومتوں کی وجوہات جاننے کے بعد کوئی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ عدم مساوات ہی دراصل تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ووٹوں کی خرید وفروخت جیسی مجرمانہ سرگرمی اس عدم مساوات کا نتیجہ ہے۔ قومیتوں کے درمیان عدم مساوات بھی ملک کے قومی سیاسی نظام پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۵۔ ترقیاتی عمل میں سست روی (Slow Development)

پاکستان میں مختلف طبقات مختلف انداز میں سوچتے ہیں کیونکہ ان کے مفادات میں تصادم کی کیفیت ہوتی ہے۔ جب ملک میں لوگ مخالف انداز میں سوچتے ہوں اور اُن کی توانائی ایک دوسرے کو گرانے پر صرف ہو تو وہاں ترقی کہاں ممکن ہے۔ عدم مساوات کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل بڑے گھمبیر اور خطرناک ہوتے ہیں اور منطقی طور پر ترقی کے عمل کو یا تو روک لیتے ہیں یا پھر سست کر دیتے ہیں۔ عدم مساوات اور ترقی دو مخالف چیزیں ہیں۔ پائیدار ترقی کیلئے مساوات کا ہونا ضروری ہے۔ اسی عدم مساوات کی وجہ سے آج پاکستان کو توانائی کے بحران کا سامنا ہے۔

۶۔ نسلی ولسانی نفرت وباہمی تنازعات (Linguistic and Racial Hatred and Mutual Conflicts)

پاکستان میں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں عدم مساوات کی وجہ سے نسلی ولسانی تنازعات بھی قومیتوں کے درمیان فاصلے پیدا کرتے اور باہمی تنازعات جنم دیتے ہیں۔ پاکستان میں نسلی اور لسانی گروہوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو کہ ایک غیر تسلی بخش یا غیر صحت مند علامت ہے۔ ملک میں سیاسی جماعتوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے جبکہ قومی سطح کی سیاسی جماعتوں میں بھی علاقائیت کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ یہی

NOT FOR SALE

گروہ اور جماعتیں نفرتوں اور سیاسی عدم استحکام کا سبب بنتے ہیں۔

۷۔ بے اعتمادی اور بے یقینی کی صورتِ حال (Uncertainity)

عدم مساوات کی وجہ سے لوگوں میں بے یقینی اور بے اعتمادی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ ملک کا ہر شہری عدم تحفظ محسوس کرتا ہے۔ اس قسم کی سوچ کسی بھی حالت میں ملک کیلئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔

۸۔ جاگیردارانہ نظام (Feudalism)

پاکستان میں اب بھی جاگیردارانہ نظام قائم ہے۔ ملک کے محدود اور مخصوص طبقے کی اجارہ داری قائم ہے۔ اس طرح دو متضاد طبقات یعنی غریب اور امیر میں فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ عدم مساوات بھی ملک کیلئے سود مند نہیں۔ اس عدم مساوات کی وجہ سے سیاست و معیشت میں پائیداری نہیں۔ جاگیردار ملک کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں اور ملک کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ یہی جاگیردارانہ روش اور انسانی عدم مساوات ہر حال میں غربت، لاچاری اور مفلسی کا سبب بنتی ہے۔ غربت تمام مسائل کی جڑ ہے۔ ملک کے اہم مزدور اور دہقان طبقات امتیازی سلوک اور عدم مساوی رویوں کی وجہ سے غریب ہیں۔ عدم مساوات کی وجہ سے نہ صرف غربت میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ غریبوں کا زندگی کے ہر شعبہ میں استحصال بھی جاری ہے۔ اس استحصالی نظام میں کامیابی اور مساوات کے راستے ڈھونڈنے پڑیں گے ورنہ یہ صورتِ حال ملک کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

۹۔ دہشت گردی اور انتہاپسندی (Terrorism/Extremism)

فرقہ وارانہ عدم مساوات، عدم قبولیت، عدم برداشت اور عدم رواداری انتہاپسندانہ سوچ اور سرگرمیوں کا سبب بنتی ہے۔ محروم اور عدم مساوات کے شکار طبقات تشدد کے راستے اختیار کرتے ہیں۔ پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں اور ہر طبقہ اپنی سوچ، نظریہ اور خیال دوسروں پر طاقت کے بل بوتے پر منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر مکتبہ فکر کا اپنا گروہ بن جاتا ہے جو ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتا۔ اس عدم

NOT FOR SALE

مساوات کا نتیجہ پاکستان میں تشدد اور بارود کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے جس سے ملک کی بنیادیں ہل گئیں ہیں۔

اُن گروہوں کی نشاندہی جن کو مقامی اور قومی سطح پر امتیازات کا سامنا ہے

(Identification of The Groups Facing Discriminations at Local and National Level)

۱۔ چھوٹے لسانی و نسلی گروہ (Small Linguistic and Racial Groups)

پاکستان میں چھوٹے لسانی و نسلی گروہوں کو امتیازی سلوک کا سامنا ہے یا اگر یہ نسلی و لسانی گروہ کسی بڑے گروہ کا حصہ ہیں لیکن کسی اور گروہ کے علاقہ میں آباد ہیں تب بھی انہیں امتیازات اور عدم مساوات کا مسئلہ درپیش ہے۔ چھوٹے گروہ شکوہ کر رہے ہیں کہ اُن کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور اُن کی حق تلفی ہو رہی ہے۔

۲۔ مذہبی اقلیتیں (Religious Minorities)

ہمارے ملک میں اقلیتوں کو بھی بعض اوقات عدم مساوات اور امتیازات کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اُن کو پاکستان کے دیگر شہریوں کی طرح مساوی حیثیت حاصل نہیں۔ اس مقصد کیلئے آواز بھی اُٹھائی جاتی رہی ہے۔ اس طرح کم تعداد کے حامل مذہبی فرقوں کو بھی عدم مساوات کا گلہ ہے۔

۳۔ غریب طبقہ (Poor Class)

ہمارے ملک میں معاشی عدم مساوات اور امتیازات کی وجہ سے دو طبقات پائے جاتے ہیں۔ ایک ایسا طبقہ جن کا ملکی و مقامی وسائل اور سہولیات پر قبضہ اور اجارہ داری ہے اور جو دولت جمع کرنے میں لگا ہوا ہے۔ ایسے لوگ اکثریت میں نہیں ہیں لیکن ملکی سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ اس دولت اور ملکیت کی فراوانی کی وجہ سے یہ لوگ سماجی، سیاسی، معاشی اور ثقافتی لحاظ سے مضبوط ترین طبقہ بن گئے ہیں۔

NOT FOR SALE

۴۔ سیاسی کارکنان (Political Workers)

پاکستان میں سیاسی قائدین اور جماعتیں عام کارکنان کا اِستحصال کرتی ہیں۔ مارشل لاء کے سخت اور مشکل حالات میں ان کارکنان سے قربانیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ غربت اور بے روزگاری کے باوجود رضاکارانہ طور پر پارٹی کی خدمت کرتے ہیں۔ جب سیاسی جماعتیں اقتدار حاصل کرتی ہیں تو قائدین اپنے کارکنان کو بھول جاتے ہیں۔

۵۔ معذور، خواتین اور بچے (Disable / Women/Children)

معذو وں، بیواؤں، خواتین اور بچوں کے ساتھ بھی اِمتیازی سلوک عام ہے۔ اِن لوگوں کو معاشرے کا فعال حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ معذوروں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

مقامی اور قومی سطح پر معذوروں، بیواؤں، خواتین اور بچوں کے ساتھ بھی اِمتیازی سلوک عام ہے۔ اِن لوگوں کو معاشرے کا فعال حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ معذوروں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ بیواؤں اور تیموں کے ساتھ زیادتی کرنا ایک عام بات ہے۔ خواتین کو دوسرے درجے کا شہری سمجھنا اور انہیں مواقع نہ دینا اور اِس طرح بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی یہاں اب معمول کی باتیں ہیں۔ اِن کچلے ہوئے طبقات کے تحفظ اور انہیں مساوی حیثیت دلانے کیلئے مؤثر قانون سازی کی ضرورت ہے۔ اِس حوالے سے عوام کو بھی رویے تبدیل کرنے ہونگے۔ معذوروں، خواتین اور بچوں کو مساوی حیثیت دلانے کیلئے عوامی شعور اُجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اِس عدم مساوات سے معاشرتی برائیاں پیدا ہوتی ہیں اور ایک مہذب معاشرہ کا قیام محض ایک خواب رہ جاتا ہے۔

معاشرہ میں عدل کے فروغ کے طریقے
(Methods of Promoting Equity in Society)

دیگر معاشروں کی طرح پاکستانی معاشرہ میں بھی عدم مساوات اور اِمتیازات پر قابو پانے اور عدل کے مختلف

NOT FOR SALE

طریقے کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں جن میں اہم درجہ ذیل ہیں:

۱۔ آزادعدلیہ (Independnent Judiciary)

عدم مساوات اور اِمتیازات کے خاتمہ کیلئے ایک بااختیار اور آزاد عدلیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جلدی، فوری اور سستے اِنصاف کی فراہمی دادرسی کا بہترین اور موثر طریقہ ہے۔ یہ تب ممکن ہے جب عدلیہ آزاد اور بااختیار ہو۔ آزاد عدلیہ اسلئے ضروری ہے کہ یہ بغیر کسی دباؤ کے سب کو انصاف فراہم کرسکے۔ پاکستان میں اب عوام کو آزاد عدلیہ کی اہمیت کا اندازہ ہے۔ اسلئے جب جنرل مشرف نے ملک کی اعلیٰ عدلیہ کو ہنگامی حالت کے اِعلان کے ذریعے ہٹایا تو عوام سراپا صدائے احتجاج بلند کرنے لگے اور بالآخر عدلیہ کو بحال کیا گیا۔ ملک کی عدلیہ کو اب عوام کی مکمل تائید حاصل ہے اس لئے عدلیہ بھی مظلوم طبقات کی دادرسی کیلئے اقدامات اُٹھارہی ہے۔

۲۔ حقوق اور مساوات کی یقین دہانی (Surety of Rights and Equality)

ایک دوسرا اہم طریقہ یہ ہے کہ تمام شہریوں کو بلاکسی اِمتیاز کے یکساں اِنسانی حقوق، آزادی اور مساوات کی نہ صرف یقین دہانی کرائی جائے بلکہ اِسے عملی طور پر ممکن بھی بنایا جائے۔ ویسے تو پاکستان میں دستور 1973ء کے دفعات 8 تا 28 اِنسانی حقوق سے متعلق ہیں اور انہیں عدالتی تحفظ بھی حاصل ہے لیکن خلاف ورزی کی صورت میں عوام کی اعلیٰ عدلیہ تک رسائی ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عملی شکل میں عوام کو حقوق، آزادی اور مساوات فراہم کرے۔

۳۔ سچی سیاسی قیادت (Sincere Political Leadership)

کسی بھی کامیاب سیاسی نظام اور عوام کی خوشحالی کا اِنحصار قیادت پر ہے۔ تمام فیصلے اور قانون سازی سیاسی قیادت ہی کرتی ہے۔ جب قیادت سچی ہو تو پھر پالیسیاں اور قوانین عوام کے حق میں بنتے ہیں۔ ایسی قیادت عدم مساوات اور اِمتیازات کی بیخ کنی کرتی ہے۔ لیکن اِس بات کا اِنحصار عوام پر ہے کہ وہ کیسی قیادت منتخب

NOT FOR SALE

کرتے ہیں۔لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ فیصلہ عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ مخلص، دیانتدار، تعلیم یافتہ، محبِ وطن، ایماندار اور متحرک قیادت کا انتخاب ذاتی مفادات سے ہٹ کر قومی سوچ کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

۴۔ مذہبی اقدار کا فروغ (Development of Religious Values)

پاکستان میں مذہب اسلام کو صحیح روح کے ساتھ سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔مذہب کے حوالے سے برداشت، قبولیت، رواداری اور پُرامن انداز میں دوسرے کو سمجھانے کی بھی ضرورت ہے۔اسلام نے اقلیتوں کو جائز اور قابلِ احترام مقام دیا ہے اُس کی قدر ہونی چاہیئے۔اسلامی تعلیمات اِنسانی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔اِن تعلیمات پر عمل ہونا چاہیئے۔ہمیں ثابت کرنا ہوگا کہ ہم معیاری اور صحیح مسلمان ہیں۔دوسروں کیلئے ہمیں ایک مثال بننا ہوگا۔جب مذہبی اقدار کو صحیح معنوں میں فروغ حاصل ہو تب ایک معیاری معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

۵۔ اِنسانی (اخلاقی) سوچ (Human Thinking)

عدم مساوات، ظلم، اِمتیازات اور غیر اِنسانی رویّوں کو ختم کرنے کیلئے ہمیں اِنسان بن کر سوچنا ہوگا۔جب ہمیں یہ احساس ہو کہ دوسرا بھی اِنسان ہے۔اِسے بھی میری طرح پیاس اور بھوک لگتی ہے، اُسے بھی آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اُسکے بھی میرے طرح چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، اِسے بھی میری طرح سردی اور گرمی لگتی ہے اور اُسے بھی میری طرح سر چھپانے کی جگہ چاہیئے۔ہمیں یہ سوچ قانونی پابندیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اخلاقی طور پر اختیار کرنی چاہیئے۔جب ہم ایک دوسرے کو مساوی سمجھیں گے تو عدم مساوات ختم ہو جائے گی۔

۶۔ اِنصاف، مساوات اور حقیقی آزادی کیلئے جدوجہد
(Struggle for Justice, Equality and Freedom)

ایک بات بالکل واضح ہے کہ لوگوں کو اپنے حقوق اور آزادیوں کیلئے خود بھی آواز اُٹھانی پڑتی ہے۔آزادی

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

لوگوں کے دلوں میں رہتی ہے اور جب یہ وہاں مر جاتی ہے تو کوئی نظام، حکومت، اِدارہ یا قانون اِس کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ارشادِ خداوندی ہے کہ جو لوگ خود اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہیں کرتے خدا اُن کی حالت نہیں بدلتا۔عدم مساوات، اِمتیازات اور ظالمانہ رویّوں اور سرگرمیوں کے خلاف آواز اُٹھانی پڑے گی۔ہمیں خود اِنصاف کے حصول کیلئے کوشش کرنی چاہیئے۔

۷۔ قانون سازی (Legislation)

حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عدم مساوات، اِمتیازات اور غیر مناسب سرگرمیوں کے خلاف سخت ترین قوانین بنائیں اور اِن قوانین کے نفاذ کو یقینی بنائے۔آئین میں دیئے گئے حقوق کے ثمرات لوگوں تک پہنچنا چاہئیں۔

اِمتیاز، تعصب اور سٹیریوٹائپ کی تعریف
(Definition of Discrimination, Prejudice and Stereotype)

اِمتیازات (Discrimination)

کسی معاشرہ کے رُکن کے ساتھ نسل، جنس، عمر اور معذوری وغیرہ کی بنیاد پر مختلف سلوک کرنا اِمتیاز کہلاتا ہے۔یہ کسی خاص گروہ کے حق میں یا اِس کے خلاف ہوسکتا ہے یعنی کہ اِمتیاز سے متاثرہ شخص مواقع اور بہتر سلوک حاصل کر رہا ہے یا اِس کا حصول اُس کیلئے شجرِ ممنوعہ ہے۔البتہ جدید دور میں یہ منفی معنوں میں لیا جا رہا ہے۔

کسی فرد یا گروہ کیساتھ نسل، طبقے وغیرہ کی بنیاد پر منفی سلوک کرنا اِمتیاز ہے۔اِس میں ایک گروہ یا فرد دوسرے گروہ یا فرد کو مہیا مواقع، سہولیات سے محروم رکھتا ہے۔اقوامِ متحدہ کے مطابق اِمتیاز کسی کے حق سے

انکار کا نام ہے۔ یہ امتیاز رنگ، نسل، مذہب، کمزور اقتصادی حالت، معذوری، عقیدہ، عمر، جنس اور نظریہ کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے۔ ان سب میں نسلی امتیازات کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ بعض ممالک میں اسے سرکاری سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ امریکہ میں کالے اور سفید کا مسئلہ، ہندوستان میں ہندوؤں کے سماجی طبقاتی نظام اور افریقہ میں نسلی امتیاز۔ امتیازات کو آج کے دور میں ایک انتہائی غیر انسانی کام سمجھا جارہا ہے۔ دُنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں نسلی امتیاز کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اسلام میں تو امتیازات کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسکی مختلف اقسام میں معاشی، نسلی، جنسی اور گروہی امتیازات شامل ہیں۔

تعصب (Prejudice)

لفظ تعصب کیلئے انگریزی میں prejudice کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ لاطینی زبان کے الفاظ praejudicium سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "قبل از وقت فیصلہ"۔ تعصب کو کئی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً قبل از وقت رائے کا تعین، طرفداری، متعصب فیصلے سے پہنچنے والا نقصان، بغض، بدگمانی اور بدظنی وغیرہ۔ انکارٹا انسائیکلوپیڈیا کے مطابق تعصب کسی فرد یا چیز وغیرہ کے بارے میں کم علمی، غیر عقلی احساسات، نامعقول سٹیریوٹائپ یا بغض کی وجہ سے قبل از وقت رائے ہے جو اُس فرد یا چیز کے حق میں نہیں ہوتا۔ تعصب کا مطلب یہ بھی ہے کہ کسی فرد یا گروہ کو سماجی رُتبے، جنس، قومیت، نسل اور خاص مذہب کی بناء پر ناپسند کیا جائے، خوف محسوس کیا جائے یا بداعتمادی کی جائے۔ اسی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانا بھی تعصب ہے۔ جم پریکٹیکل ڈکشنری کے مطابق تعصب بلا غور رائے قائم کرنے کو کہا جاتا ہے۔ کتابستان ڈکشنری کے مطابق تعصب سے مراد "میلانِ خاطر جس سے کسی کے مفاد (وغیرہ) کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔" سادہ الفاظ میں تعصب کسی فرد یا گروہ کے بارے میں قبل از وقت یا پیشگی رائے قائم کرنا ہے جو عام طور پر اُس فرد یا گروہ کے حق میں نہیں ہوتا۔ جدید معنوں میں اِسے دوسرے لوگوں کے ساتھ اُن کا کسی دوسرے سماجی یا نسلی گروہ میں رکنیت کی بناء پر نفرت آمیز اور دشمنانہ رویّہ کو کہا جاتا ہے۔ اِن کی اہم مثالوں میں پسماندہ ممالک میں خواتین کے خلاف تعصب اور امریکہ میں سیاہ فاموں کے خلاف سفید فاموں کا تعصب۔

ہمارے معاشرے میں مختلف بنیادوں پر تعصب عام ہے جس میں نسلی، لسانی، مذہبی اور معاشی تعصبات

NOT FOR SALE

سرفہرست ہیں۔ سیاست میں بھی تعصب موجود ہے مثلاً علاقائی یا صوبائی تعصب۔ یہ ایک غیر انسانی فعل ہے اور یہ انسانی عظمت، وقار اور مساوات کے خلاف ہے۔

لکیر کا فقیر (Stereotype)

سٹیریوٹائپ کا مطلب ایسے افراد یا گروہ جو جدید تقاضوں کو قبول نہیں کرتے۔ وہ اپنی ایک روایتی سوچ کے دائرے میں رہتے ہیں۔ معاشرے کی ترقی اور سماجی تغیر میں اِن کا کوئی خاص کردار نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں میں خود پسندی کا رُجحان دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ لوگ روایات پسند (Traditionalist) اور رجعت پسند (Conservative) ہوتے ہیں۔ انہیں لکیر کے فقیر کہتے ہیں۔ سٹیریوٹائپ کو ایک اور معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے یعنی کسی کو اُس کی اصلی حیثیت سے کم دکھانا یا بیان کرنا جسے انگریزی میں "Oversimplified Generalization" کہا جاتا ہے۔ سٹیریوٹائپ بھی امتیازات کا سبب بنتا ہے۔

تعصب اور سٹیریوٹائپ کو امتیازات میں تبدیل کرنے والے طریقے
(Ways to Change Prejudice and Stereotype in Discrimination)

تعصب اور سٹیریوٹائپ ہر انسانی معاشرہ میں پائے جاتے ہیں۔ البتہ اسکا اثر کہیں زیادہ اور کہیں کم ہوتا ہے۔ پسماندہ معاشروں میں اِن کے آثار کچھ زیادہ ہوتے ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ پر اثر انداز ہو کر امتیازات کا سبب بنتے ہیں۔ تعصب اور سٹیریوٹائپ کا امتیازات میں بدلنے کے کئی طریقے یا انداز ہیں جن میں اہم ترین درج ذیل ہیں:

ا۔ تفریق یا تنہا کرنا (Segregation)

تفریق یا تنہا کرنا وہ عمل ہے جو تعصب اور سٹیریوٹائپ کو امتیازات میں تبدیل کرتا ہے۔ ایک ہی معاشرہ

میں رہنے والے ایک اعلیٰ یا بالادست نسلی گروہ کا ایک ادنیٰ یا کمزور گروہ کے خلاف متعصبانہ رویہ امتیازات کا باعث بنتا ہے۔ ایسی صورت حال میں ایک نسلی گروہ کو قانونی، رسمی یا پھر دونوں طریقوں سے معاشرہ کے بالادست گروہ سے جدا کیا جاتا ہے۔ مثلاً جنوبی افریقہ میں سیاہ فام گروہ کو سفید فام گروہ سے جدا کرنا۔ بعض اوقات اقلیتی گروہ کے ارکان کو معاشرتی کلبوں سے نکالا جاتا ہے یا اُن کی خاص ملازمتوں اور تعلیمی مواقع تک رسائی میں رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے۔ اگر ان گروہوں کو قانونی طریقوں سے یکجا کرنے کی کوشش بھی کی جائے تب بھی تعصب کی چنگاری وہاں موجود ہوتی ہے البتہ اِسے کسی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ تعصب اور سٹیریو ٹائپ کی انتہاء بھی امتیازات کو جنم دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ہندو سماج میں برہمن اور شودر گروہوں کے درمیان تعصب اور سٹیریو ٹائپ کی خلیج نے نفرتوں میں اضافہ کیا ہے۔

۲۔ معاشی و سیاسی طاقت کا استعمال (Use of Political and Economic Power)

ایک ہی معاشرہ میں روایت پسند و تغیر دشمن گروہ اور کھلے ہوئے اور تغیر پسند گروہ کے درمیان تعصب اور سٹیریو ٹائپ امتیازات کا سبب بنتے ہیں۔ روایت پسند گروہ سیاسی و معاشی میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر کے دوسرے گروہ کا استحصال کرتا ہے جس کی وجہ سے امتیازات پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں گروہوں کے درمیان ایک نظریاتی جنگ شروع ہو جاتی ہے جو اکثر انقلابات کی شکل اختیار کرتی ہے۔ یہی طبقہ اکثر اقتدار میں ہوتا ہے اور ملک کی انتظامیہ میں بھی ان کا اثر رسوخ ہوتا ہے اسلئے وہ اپنے مفادات کو مستحکم بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا سیاسی و معاشی طاقت کا استعمال ایک اور اہم طریقہ ہے جو تعصب اور سٹیریو ٹائپ کو امتیازات میں تبدیل کرتا ہے۔ پاکستان میں جاگیردار، صنعت کار اور سرمایہ دار وہی لوگ ہیں جو عام لوگوں کے خلاف اپنی معاشی اور سیاسی طاقت کا استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف امتیازات بلکہ خطرناک امتیازات فروغ پارہے ہیں۔

۳۔ انتہا پسندانہ طریقہ (Extremism)

مذہبی و فرقہ ورانہ تعصب اور ایک ہی مذہب کے اندر روایت پسندی اور جدت پسندی باہمی تعصب اور سٹیریو

ٹائپ کی مثالیں ہیں۔ جب بھی چیزیں شعوری یا لاشعوری طور پر فروغ پاتی ہیں تو امتیازات وجود میں آتے ہیں۔ یہ بات عام طور پر مشاہدے میں آتی ہے کہ ان حالات میں ایک گروہ دوسرے گروہ پر اپنی سوچ اور نظریات کو طاقت اور انتہا پسندانہ انداز میں مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مذہبی اور فرقہ ورانہ جنگ مستقل امتیازات کی شکل میں جاری و ساری رہتی ہے۔ مذہب کے علاوہ نسلی گروہوں میں بھی یہی انتہا پسندانہ انداز کارفرما ہوتا ہے جو امتیازات کو قابو میں رکھنے کی بجائے اِسے مزید ہوا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر کراچی میں مختلف نسلی گروہوں کے درمیان امتیازات نے انتہا پسندانہ انداز اپنا لیا ہے جو قومی یکجہتی کیلئے زہر قاتل ہے۔ اسی طرح بلوچستان میں بھی بلوچ قومیت کی احساسِ محرومیت اور اُن کے خلاف امتیازی روش نے خطرناک شکل اختیار کر لی ہے۔

۴۔ اجتماعی سوچ کا فقدان (Lack of Collective Thinking)

اجتماعی سوچ کا فقدان بھی بالواسطہ طور پر تعصب اور سٹیریو ٹائپ کو امتیازات میں تبدیل کرنے کا ایک سبب ہے۔ جب ان مسائل پر قابو پانے کیلئے اجتماعی و ریاستی کوشش نہ کی جائے اور ان مسائل کو نظر انداز کیا جائے تو پھر فطری طور پر یہ امتیازات میں بدل جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں علاقائیت اور صوبائیت کا غلبہ ہے۔ گروہی سوچ نے قومی و اجتماعی سوچ کو مٹا دیا ہے۔ ریاستی طور پر یکجہتی پیدا کرنے اور گروہوں و قومیتوں کی محرومیت کو ختم کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہوئی۔ تعصبات اور سٹیریو ٹائپ پر قابو پانے کیلئے ذرائع کو موثر طور پر استعمال نہیں کیا گیا تو پھر ان کا مستقل اور خطرناک امتیازات میں بدل جانا ایک فطری امر ہوگا۔

پاکستانی معاشرہ میں ناانصافیوں کی نشاندہی
(Identification of injustices in Pakistani Society)

پاکستان میں دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ناانصافیاں ہوتی رہی ہیں۔ اس کی نشاندہی درج ذیل نکات کے ذریعے کی جاسکتی ہے:

NOT FOR SALE

۱۔ بارسوخ شخصیات کی قانون سے بالادستی

(Supremacy of Influential People from Law)

پہلی اور اہم ناانصافی یہ ہے کہ ملک میں بارسوخ طبقہ قانونی گرفت سے آزاد ہے۔ بڑے بڑے لوگ اہم اہم عہدوں پر تعینات رہتے ہیں۔ شریف لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے لیکن ایسے بدنما چہروں کو عزت اور احترام دیا جاتا ہے۔ سرمایہ دار، بڑے سرکاری افسران، کئی سیاست دان، کارخانہ دار، جاگیردار، تاجر اور سمگلر معاشرتی اور سیاسی طور پر بڑے محترم سمجھے جاتے ہیں۔

۲۔ سرکاری اختیارات کا ذاتی یا غلط استعمال (اِنتظامی مسائل)

(Misuse or Personal Use of Public Powers (Executive Problems)

پاکستان میں دوسری ناانصافی یہ ہے کہ کئی بڑے بڑے سرکاری افسران اپنے سرکاری اختیارات اور وسائل کا ذاتی یا غلط استعمال کرتے ہیں۔ بدعنوانی، اقرباء پروری، اہلیت کا قتل، سُرخ فیتہ، اختیارات کی مرکزیت، رشوت اور چوری وغیرہ اب معمول کی باتیں ہیں۔ پاکستان کے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے ایک موقع پر کہا کہ آخر کار حکومت کو سرکاری عہدوں کیلئے اچھے لوگ کیوں نہیں ملتے۔ کئی اِنتظامی مسائل کی وجہ سے ملک میں ناانصافیاں ہورہی ہیں۔

۳۔ بچوں سے مشقت اور جبری مشقت (Child Labour/ Forced Labour)

ہمارے ملک میں ایک اہم ناانصافی یہ بھی ہے کہ بچوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ ہر جگہ کم عمر بچوں کو مشقت کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ایک ہال میں بچوں سے مشقت لینے کے خلاف سیمینار جاری رہتا ہے جبکہ اُسی ہال کے باہر سکول کی بچیوں سے شرکاء کیلئے چائے کے برتن صاف کروائے جاتے ہیں۔ بچوں سے مشقت لینے میں والدین، حکومت اور معاشرہ تینوں برابر کے شریک ہیں۔ کسی کا دباؤ اور کسی کی خاموشی اس گناہ کا سبب ہیں۔ ملک میں جبری مشقت کی شکل میں بھی ناانصافی نظر آتی رہتی ہے۔ لوگوں کو غلام بنا کر اُن سے گھنٹوں گھنٹوں مشقت لی جاتی ہے۔ انہیں مقروض بنا کر یا پھر کسی اور مشکل میں پھنسا کر مشقت پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اُن

NOT FOR SALE

کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔ مزدوروں سے بلا اُجرت آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔

۴۔ خواتین کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک (Injustices with Woman)

پاکستان میں روایتی معاشرہ ہونے کی وجہ سے خواتین کے ساتھ اِمتیازی سلوک اور ناانصافیاں کی جاتی ہیں۔ اُن کے لئے تعلیم حاصل کرنے کے خاطر خواہ مواقع نہیں ہیں، بعض مواقع پر ان کو اپنے حقوق نہیں دیئے جاتے ہیں۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ خواتین کو وہ حقوق بھی حاصل نہیں جن کی وہ مذہبی طور پر حقدار ہوتی ہیں۔ خواتین کے کام اور محنت کو تسلیم نہیں کیا جاتا اور مرد کو کئی اُمور میں غیر ضروری طور پر بالادستی حاصل ہے۔

۵۔ اِقتصادی عدم مساوات اور طبقاتی زندگی:

(Econimic Inequality and Class Life)

ایک اور اہم ناانصافی یہ ہے کہ یہاں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ ملکی وسائل چند خاندانوں کے قبضے میں ہیں۔ امیر امیر تر ہوتے جارہے ہیں۔ ان لوگوں نے زندگی کے ہر شعبے میں اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ دوسری جانب غریب اور درمیانی طبقہ ہے۔ غریب غریب تر ہوتے جارہے ہیں اور ان کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ غریبوں کا بُری طرح استحصال کیا جارہا ہے۔ غریبوں کو زندگی کی بنیادی سہولیات میسر نہیں۔ زندگی کے ہر میدان میں ان لوگوں کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی ہوتی رہی ہے۔

۶۔ سیاسی اِستحصال (Political Exploitation)

ملک میں غریب اور ناخواندہ عوام کا جھوٹے وعدوں، غیر ذمہ دارانہ نمائندگی، مفاد پرستی اور سیاسی اختیارات کے غلط استعمال کے ذریعے سیاسی اِستحصال کیا جاتا ہے۔ یہ طرزِ عمل اِنصاف کے تقاضوں کے عین خلاف ہے۔ سیاسی جماعتیں، حزبِ اختلاف اور حزبِ اِقتدار حتیٰ کہ سب سیاسی قوتیں سیاسی اِستحصال میں مصروف رہتی ہیں۔ چند خاندان سیاست پر قابض ہیں اور سیاست کو سرمایہ کاری کیلئے بہترین میدان قرار دیا گیا ہے۔ غریب کیلئے سیاست شجرِ ممنوعہ ہے۔

۷۔ میرٹ اور اہلیت کی خلاف ورزی (Violation of Merit)

ہمارے ہاں عموماً میرٹ اور اہلیت کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے۔ سرکاری ملازمتوں اور سرکاری مراعات میں اقرباء پروری، رشوت اور بدعنوانی عام ہے۔ اہل لوگ مایوسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ قابل، دیانتدار، ذہین، محنتی اور ایماندار افراد کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ سرکاری محکموں میں خودغرض اور مفاد پرستوں کی اجارہ داری ہے۔ بڑے بڑے عہدوں پر تقرری سیاسی وابستگی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

۸۔ حکومت کی بے حسی (Senselessness of Government)

پاکستان میں بدقسمتی سے حکومت ہر میدان میں بے بس نظر آتی ہے۔ ملک بدعنوانی، اقرباء پروری، بے روزگاری، انتہاپسندی، رشوت ستانی، مہنگائی، سرخ فیتہ، اختیارات کی مرکزیت، بدامنی، لاقانونیت، نسلی ولسانی تنازعات اور غربت وغیرہ جیسے لاتعداد مسائل کی لپیٹ میں ہے اور ہر حکومت سیاسی مصلحتوں کی بنیاد پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہتی ہے۔ یہ تمام مسائل عدم مساوات، ناانصافیوں اور امتیازات کی جڑیں ہیں۔

NOT FOR SALE

انصاف کے لوازمات
(Essentials of Justice)

ایک بہترین نظام کا قیام تب ممکن ہے جب سب لوگوں کو سستا اور فوری انصاف ملے۔ انصاف کے لوازمات درجہ ذیل ہیں:

۱۔ آزاد اور بااختیار عدلیہ (Independent Judiciary and Competent)

تمام شہریوں کو بلا امتیاز اور فوری انصاف کی فراہمی کیلئے ایک باوقار، آزاد اور بااختیار عدلیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ انصاف کو یقینی بنانے کیلئے سب سے اہم کردار عدلیہ ہی ادا کرتی ہے۔ جب اس پر پابندی ہو اور یہ بے اختیار ہو تو کیسے ممکن ہے کہ عدلیہ لوگوں کو غیر جانبداری کے ساتھ انصاف فراہم کر سکے۔ اسلئے ہر ملک کے دستور میں عدلیہ کی آزادی کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ جہاں یہ تحفظ زیادہ اور عملی ہو تو وہاں لوگوں کو انصاف مل سکتا ہے۔

۲۔ سستا اور فوری انصاف (Cheap and speedy Justice)

حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو سستا اور فوری انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس مقصد کیلئے آئین اور قانون کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ افلاطون نے ڈھائی ہزار سال پہلے کہا تھا کہ ایک عظیم ریاست انصاف کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ ارسطو نے کہا تھا کہ ریاست میں بے انصافی انقلاب کا سبب بن سکتی ہے۔ اسلئے جب حکومت انصاف کی فراہمی کیلئے نظام بنائے تو اس بات کو بھی یقینی بنائے کہ لوگوں کو سستا اور فوری انصاف ملے۔ کیونکہ اگر انصاف میں تاخیر ہوجائے تو یہ بے انصافی کے برابر ہے۔

۳۔ آسان رسائی (Easy Access)

انصاف کے تقاضے تب پورے ہوسکتے ہیں جب انصاف دینے والے حکام اور اداروں تک رسائی آسان ہو۔ لوگوں کو اُن کی دہلیز پر انصاف ملنا چاہیئے۔ غریب آدمی کیلئے انصاف کا حصول تقریباً ناممکن ہے۔ ایک تو

NOT FOR SALE

اُن کے پاس عدالتی اخراجات کے لیے وسائل نہیں ہوتے اور دوسری بات یہ کہ عدالتی کاروائی کی طوالت کی وجہ سے انہیں بار بار عدالتوں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں اور اُنکی ملازمت یا کاروبار وغیرہ پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اکثر لوگ عدالتی پیچیدگیوں کی وجہ عدالت جانے سے گریز کرتے ہیں۔ اِسلئے اِنصاف کے لوازمات میں اِس بات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے کہ انصاف کی رسائی کو آسان بنایا جائے۔

۴۔ انصاف پرمبنی فیصلے (Justice Based Decisions)

اِنصاف پرمبنی فیصلے وہی ہوتے ہیں جب ہر سائل کو اُس کا پورا حق دیا جائے اور اِنصاف کی فراہمی میں بے اِنصافی نہ ہو۔ ہر سائل کو عدالت کے فیصلے پر اگر خوشی اور اطمینان حاصل ہو تو یہ حقیقی اِنصاف ہے۔ اِسلئے عدالتی نظام میں ایسی اِصلاحات کی ضرورت ہے کہ ہر فرد کو مکمل اِنصاف مل سکے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ظالم اور مظلوم کی صحیح نشاندہی بہت ضروری ہے۔ بعض اوقات بے گناہ لوگ غیر ذمہ دارانہ اور جھوٹی شہادتوں کے ذریعے پھنس جاتے ہیں اور اصلی مجرم بچ جاتے ہیں۔

۵۔ میرٹ اور اہلیت کی بنیاد پر فیصلے (Decisions Based on Merit)

نااِنصافیوں کے خاتمہ اور دادرسی کیلئے مجاز اِداروں اور حکام کیلئے ضروری ہے کہ تمام فیصلے میرٹ اور اہلیت کی بنیاد پر ہوں۔ اِس طرح کسی بھی گروہ یا فرد کو عدم مساوات، اِمتیازات اور ظلم کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ ملازمتوں کی فراہمی میں اہلیت کو اہمیت دینی چاہیئے تاکہ ہر شہری اپنی صلاحیتوں کے مطابق صحیح مقام حاصل کر سکے۔ تمام ترقیاتی کاموں میں ملک کے ہر حصے کو نمائندگی دینی چاہیئے اور یہ فیصلے بھی میرٹ کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔

۶۔ عدالتی فیصلوں کا نفاذ (Execution of Judicial Decisions)

اِنصاف کیلئے ضروری ہے کہ ملک میں ایسا خودکار اور تیز رفتار نظام موجود ہو جو کہ فوری طور پر عدالتی فیصلوں کو نافذ کر سکے۔ عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد اکثر تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کئی اِنتظامی مسائل سامنے آجاتے ہیں۔ اِس طرح مظلوم کی دادرسی بروقت نہیں ہو پاتی۔ ایک طرف عدالت کی کاروائی تیز رفتار اور دوسری

NOT FOR SALE

جانب اِسکے فوری نفاذ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ عدالتی فیصلے تو ہو جاتے ہیں لیکن ان کے نفاذ یا اس سے فائدہ لینے میں کافی وقت لگتا ہے جو اِنصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

۷۔ باراور بنچ کی مخلصانہ کوششیں (Faithful Efforts of Bar and Bench)

اِنصاف اور دادرسی میں سب سے اہم کردار بار اور بنچ ادا کرتی ہے۔ اِس کے لئے لازمی ہے کہ بار (وکلاء) اور بنچ (جج) کے درمیان اچھے تعلقات قائم ہوں۔ نہ صرف تعلقات بلکہ اِن لوگوں میں اِنصاف کی فراہمی اور دادرسی کا جذبہ بھی ہونا چاہیئے۔ چونکہ اِن حضرات کا اِنصاف سے براہِ راست تعلق ہوتا ہے اِسلئے ضروری ہے کہ یہ لوگ اِنصاف کی جلدی، سستی اور صحیح فراہمی کیلئے راستے بھی تلاش کرتے جائیں۔ اِن کی متحدہ اور مخلصانہ کوششوں سے بہت کچھ ممکن ہے۔

۸۔ اِنصاف سب کیلئے (Justice for All)

دادرسی موثر طریقے سے تب ممکن ہے جب اِنصاف سب کیلئے ہو۔ اِنصاف کی فراہمی میں کوئی اِمتیاز روا نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ حکمرانوں کو بھی اِنصاف کے کٹہرے میں لا کھڑا کرنا ضروری ہے تاکہ لوگوں کا اِعتماد بحال ہو۔

۹۔ گواہان کی حوصلہ افزائی اور تحفظ (To Encourage and Protect Witnesses)

دادرسی اور اِنصاف کی فراہمی میں سب سے اہم کردار گواہوں کا ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے لوگ گواہی دینے سے ڈرتے ہیں اور اُن کا ڈر بجا بھی ہے کیونکہ گواہوں کو کوئی تحفظ نہیں۔ طاقتور مجرم گواہوں کو ڈرا دھمکا دیتے ہیں۔ اُن کی زندگی اجیرن بنائی جاتی ہے۔ پولیس اُن کو بے جا تنگ کرتی ہے۔ اِسلئے لوگ گواہی کو چھپاتے ہیں اگرچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ گواہی کو مت چھپاؤ۔ ایک ایسے خودکار نظام کی ضرورت

NOT FOR SALE

ہے کہ جس میں گواہوں کے نہ صرف تحفظ کو یقینی بنایا جائے بلکہ سچے گواہان کی حوصلہ افزائی بھی ہونی چاہیئے تاکہ لوگ گواہی دینے میں خوف کے بجائے فخر محسوس کریں۔

ایسی سرگرمیوں کی تجاویز جو مقامی، ملکی اور عالمی سطح پر انصاف کا سبب بن جائیں
Proposing Activities Causing Justice at Local, National and Global Level

۱۔ حقوق اور آزادی کا شعور (Consciousness of Rights and Freedom)

جب افراد کو اپنے حقوق اور آزادی کے بارے میں معلوم ہو اور اُن میں یہ شعور موجود ہو تو اُن کے ساتھ بے انصافی نہیں ہو سکتی یا ہونے کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے۔ اسلئے حقوق و فرائض کو نصاب میں لازمی طور پر شامل کیا جانا چاہیئے۔ میڈیا کے ذریعے بھی حقوق و فرائض کی تشہیر ہونی چاہیئے۔ اِس طرح لوگوں کو اندازہ ہو سکتا ہے کہ ملک کے دستور، اِسلام اور عالمی سطح پر اُن کے حقوق اور فرائض کیا ہیں۔ بے انصافی وہاں زیادہ ہوتی ہے جہاں لوگ اپنے حقوق و فرائض اور آزادی سے بے خبر ہوں۔ جہاں خواندگی کی شرح زیادہ ہے وہاں بے اِنصافی کے اِمکانات کم ہوتے ہیں۔

۲۔ اِنصاف، حقوق اور آزادی کے حصول کیلئے جدوجہد
(Struggle for Justice, Rights and Freedom)

حقوق و فرائض اور آزادی کا صرف شعور کافی نہیں۔ افراد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جائز اور قانونی حقوق و آزادی کے حصول کیلئے اِنفرادی اور تنظیمی صورتوں میں جدوجہد بھی کریں۔ ایسے اِداروں، گروہوں اور جماعتوں کی حمایت کریں جو اُن کے حقوق و آزادی کیلئے مصروفِ عمل ہوں۔ اِنسانی حقوق اور اِنصاف کیلئے علاقائی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف تنظیمیں سرگرمِ عمل ہیں۔ اِن میں حقیقی اور موثر تنظیموں کا ساتھ دینا لازمی ہے۔ آزادی لوگوں کے دلوں میں رہتی ہے اور جب آزادی وہاں مرجائے تو دُنیا کی کوئی طاقت

NOT FOR SALE

آزادی کی حفاظت نہیں کرسکتی۔ اِنصاف کے حصول کیلئے جدوجہد لازمی ہے اور بے اِنصافیوں پر خاموشی خطرناک جرم ہے کیونکہ اِس سے ظالموں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

۳۔ صحیح اور اہل قیادت کا اِنتخاب
(Election of Competent and Sincere Leadership)

آج کا دور جمہوری دور ہے اور اِختیارات عوام کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ عوام ان اِختیارات کا استعمال منتخب نمائندوں کے ذریعے کرتے ہیں۔ ملک کا قانون و دستور ساز اِدارہ یعنی مقننہ عوام کے نمائندوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہی اِدارہ ملک کیلئے نظام اور اِداروں کا تعین کرتا ہے۔ اگر یہ نمائندے اہل، تعلیم یافتہ اور قابل ہوں تو اِن کے بنائے ہوئے قوانین و دساتیر بھی صحیح اور عوام دوست ہونگے۔ اِس طرح اِنصاف کا نظام بھی درست ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ لوگ صحیح قیادت کا اِنتخاب کریں۔

۴۔ موثر عدالتی نظام اور آزاد عدلیہ
(Effective Judicial System and Independent of Judiciary)

اِنصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے موثر عدالتی نظام، قانون اور آزاد عدلیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ عدالتیں علاقائی، ملکی اور عالمی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اگر عدالتی نظام صحیح ہو، اِس میں لاگو قانون موثر اور درست ہو اور عدلیہ بھی آزاد ہو تو کوئی بات نہیں کہ لوگوں کو اِنصاف نہ ملے۔ عدالت بلا اِمتیاز قانون کے ذریعے اِنصاف کیسے دیتی ہے۔ اِسلئے اِن تینوں چیزوں کا موثر ہونا لازمی ہے۔

۵۔ بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں کا کردار
(Role of Regional/Global Organisations)

عالمی اور علاقائی سطح پر کئی اِدارے اِنسانی فلاح کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اِن میں اقوامِ متحدہ، اِسلامی سربراہی کانفرنس، غیر وابسطہ ممالک کی تحریک، عرب لیگ، اِقتصادی تعاون کی تنظیم، شنگھائی تعاون کی تنظیم،

NOT FOR SALE

عالمی عدالتِ اِنصاف اور سارک وغیرہ ایسی تنظیمیں ہیں کہ اگر موثر اور غیر جانبدارانہ کردار ادا کریں تو اِنصاف کی فراہمی میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

ا۔ غریبوں کا اُن کی غربت کی بنیاد پر امیر طبقے کی طرف سے۔۔۔۔۔۔۔ ہوتا رہا ہے۔

۲۔ جستجوِ خوب تر انسانی۔۔۔۔۔۔۔ کا غالب حصہ ہے۔

۳۔ عدم مساوات اور ترقی دو۔۔۔۔۔۔۔ چیزیں ہیں۔

۴۔ آزاد عدلیہ اِسلئے ضروری ہے کہ یہ بغیر کسی۔۔۔۔۔۔۔ کے سب کو اِنصاف فراہم کر سکے۔

۵۔ اِنصاف اور دادرسی میں سب سے اہم کردار بار اور۔۔۔۔۔۔۔ ادا کرتی ہے۔

2۔ درجہ ذیل سوالات کے موزوں جواب یعنی ا، ب، ج یا د منتخب کر کے ہر سوال کے سامنے دیئے گئے خالی خانہ میں لکھیں۔

ا۔ موسمی اور موقع پرست لوگ۔۔۔۔۔۔۔ کے گرد گھیرا ڈالتے ہیں اور ذاتی مفادات حاصل کرتے ہیں۔ ☐

(ا) حاکموں (ب) عوام (ج) دشمنوں (د) دوستوں

۲۔ دوسروں کیلئے ہمیں ایک۔۔۔۔۔۔۔ کے طور پر پیش ہونا ہوگا۔ ☐

(ا) مثال (ب) دوست (ج) سہارا (د) مہمان

NOT FOR SALE

۳۔ پاکستان ایک کثیر القومی ریاست ہے یعنی نسلی و لسانی بنیادوں پر استوار ایک۔۔۔۔۔۔۔ معاشرہ۔ ☐

(ا) تفریقی (ب) فلاحی (ج) آزاد (د) خودمختار

۴۔ ہر حکومت سیاسی۔۔۔۔۔۔۔ کی بنیاد پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہتی ہے۔ ☐

(ا) مصلحتوں (ب) شوق (ج) علم (د) فرق

۵۔ اِنصاف کی فراہمی میں کوئی۔۔۔۔۔۔۔ روا نہیں رکھنا چاہیے۔ ☐

(ا) امتیاز (ب) دولت (ج) سفارش (د) رشتہ

۶۔ اِنصاف کے حصول کیلئے جدوجہد لازمی ہے اور بے اِنصافیوں پر۔۔۔۔۔۔۔ خطرناک جرم ہے۔ ☐

(ا) خاموشی (ب) سزا (ج) دادرسی (د) خوش ہونا

3۔ کالم ملائیں:

کالم۔الف	کالم۔ب
معیاری	رویئے
مظلوم	پسندی
رُجعت	اقدار
لاچاری	محرومیت
عدم مساوی	مفلسی
اِحساس	معاشرہ
مذہبی	طبقات

NOT FOR SALE

4۔ دیے گئے جملوں میں صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں:

۱۔	خطبۂ الوداع انسانی مساوات کی تاکید کرتا ہے۔	صحیح۔غلط
۲۔	تنہا سازی امتیازات ختم کرنے کا ایک اہم عمل ہے۔	صحیح۔غلط
۳۔	کسی فرد یا گروہ کے بارے میں پیشگی رائے قائم کرنا سٹیریو ٹائپ ہے۔	صحیح۔غلط
۴۔	پاکستان میں کوئی مذہبی انتہاپسندی نہیں ہے۔	صحیح۔غلط
۵۔	پاکستان میں چند مخصوص لوگ اقتدار کے ایوانوں پر قابض ہوتے ہیں۔	صحیح۔غلط
۶۔	بلوچستان کے عوام کو عدم برابری کا شکوہ ہے۔	صحیح۔غلط
۷۔	پاکستان میں چھوٹے لسانی و نسلی گروہوں کو امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔	صحیح۔غلط
۸۔	ہمارے ملک میں معذوروں کو معاشرہ کا فعال حصہ سمجھا جاتا ہے۔	صحیح۔غلط

5۔ درجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں؟

۱۔ مساوات کی تعریف کریں؟

۲۔ عدل سے کیا مراد ہے؟

۳۔ پاکستان میں اہم لسانی و نسلی گروہوں کے نام بتائیں؟

۴۔ پاکستان میں اقتصادی طبقاتی زندگی کی وجوہات بیان کریں؟

۵۔ گواہان کی حوصلہ افزائی اور تحفظ کیوں ضروری ہے؟

6۔ درجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں:

۱۔ عدم مساوات کیا ہے اور پاکستان میں اس کی اقسام کون کون سی ہیں؟

۲۔ پاکستان میں عدم مساوات کی وجوہات بیان کریں؟

NOT FOR SALE

۳۔ پاکستان میں عدم مساوات کے اثرات پر سیر حاصل بحث کیجیے؟

۴۔ پاکستان میں اُن گروہوں کی نشاندہی کریں جن کو مقامی اور قومی سطح پر امتیازات کا سامنا ہے؟

۵۔ عدل کے مختلف طریقوں کی وضاحت کریں؟

۶۔ تعصب اور سٹیریو ٹائپ کا امتیازات میں تبدیل کرنے والے طریقے تفصیل سے بیان کریں۔

۷۔ پاکستانی معاشرہ میں ناانصافیوں کی نشاندہی کریں؟

۸۔ انصاف کے اہم لوازمات تحریر کیجیے؟

۹۔ ایسی سرگرمیوں کی تجاویز پیش کریں جو مقامی، ملکی اور عالمی سطح پر انصاف کا سبب بن جائیں؟

عملی سرگرمیاں:

سرگرمی نمبر۱۔ آزاد عدلیہ کی اہمیت پر مضمون نویسی کا مقابلہ کریں۔

سرگرمی نمبر۲۔ اپنے معاشرہ میں ہونے والی ناانصافیوں اور عدم مساوات کی چند مثالیں چارٹ پر لکھیں۔

سرگرمی نمبر۳۔ اسلام میں انصاف کی اہمیت پر مباحثہ کریں۔

NOT FOR SALE